انصاف کی محبت سے نفرت

Justice hates Love

Mehan king

عامر ثقلین

اہم کردار

1_ مہن

2_ سمین

3_ مالشین

4_ سما

5_ کلسن

سپاہی ، بادشاہ اور دیگر لوگ

ہم تمیں وہاں انصاف قائم کرنے کے لیے بھیج رہے ہیں اور تم وہاں جا کر سب کچھ درست کرو گے جو لوگوں نے غلط کیا ہے ، تمھارے پاس تمام اختیارات ہوں گے ، تم ہر طاقت ہر ذریعہ استعمال کر سکو گے ، کوئی تمھارا مقابلہ نہیں کر سکے گا ، لیکن اگر تم سے کوئی ناانصافی ہوئی تو تمھیں واپس بلالیا جائے گا اور ایک بات ۔ ۔ ۔

یہ واقعہ تب کا ہے جب اک قافلہ صحرا میں سے گزر رہا تھا اور اُنھیں آٹھ سال کا بچہ ملا ۔ ۔ وہ بچہ پیاس کی شدت سے مر رہا تھا ، قافلے والوں نے اسے پانی پلایا اور اس سے گھر والوں یا کسی پہچان والے کے بارے میں پوچھا ۔ ۔ اس نے جواب دیا کہ اس کا کوئی بھی نہیں ہے ۔ ۔ قافلے کے سردار کے دل میں یہ بات آئی کہ اسے شہر لے جا کر بیچ دیتا ہوں ۔ ۔ اس نیت سے اس نے بچے کو ساتھ لیا اور دوران سفر رات ہوگئی اور صحرائی طوفان آیا ، اس طوفان میں قافلے والے دھنس گئے لیکن بچے کو اونٹ کے اوپر باندھا ہوا تھا اور جب طوفان آیا تو اونٹ بھاگ پڑے جس کی وجہ سے وہ بچہ بچ گیا ۔ ۔ وہ اونٹ پر سوار تھا اور رستے میں اس نے کسی طرح سے خود کو کھول لیا اور کچھ دیر بعد اونٹ اگلے شہر میں داخل ہونے والے تھے کہ رستے میں کچھ ڈاکوؤں نے قافلہ اکیلا دیکھا تو اسے لوٹ لیا اور خود کو بچانے کے لیے بچے پر الزام لگایا کہ یہ بچہ ہمارے کچھ سامان چرا رہا تھا ، اور ہم نے اسے رنگے ہاتھوں پکڑا ہے ۔ ۔ ۔ بچہ مجبور تھا کیوں کہ اس کے پاس اپنی کوئی شناخت ہی نہیں تھی اس لیے ڈاکو اس پر الزام لگانے میں مکمل طور پر کامیاب رہے اور اسے بادشاہ کے حضور پیش کیا ، بچہ بہت رویا مگر کسی نے اس کی بات نہیں سنی اور بادشاہ نے اسے جیل میں ڈال دیا ۔ ۔

وہ بچہ اسی حالت میں رات تک روتا رہا کہ اچانک اسے آواز آئی ۔ ۔ مہن خاموش ہوجاؤ ۔ ۔
اس آواز کو سن کر اس نے اپنے آس پاس دیکھا مگر کوئی نہیں تھا پھر اچانک اسے کوئی مہک آئی جس سے وہ بے ہوش ہوگیا ۔ ۔

اگلے دن سلطان کے پاس خبر آئی کہ پچاس لوگوں کا ایک ایک ہاتھ کٹ گیا ہے ۔ ۔ جب انھیں سلطان کے حضور پیش کیا گیا تو سبھی یہی کہہ رہے تھے کہ اچانک ان پر کسی نے حملہ کیا ہے اور ان کو باندھ کر ان کا ایک ایک ہاتھ کاٹ دیا گیا ۔ ۔

سلطان : کیا کسی کو علم ہے کہ ایسا کون کر سکتا ہے ؟

سپاہی : ہمیں علم نہیں مگر سب کے کمرے سے اک اک خط ملا ہے جس کی لکھائی ایک جیسی ہے ۔ ۔

سلطان : اس پر کیا لکھا ہے ؟

سپاہی : اس پر لکھا ہے
"ہر گناہ کی سزا ہوتی ہے کسی کا ہاتھ کاٹنا، کسی کو قتل کرنا، کسی کو قید۔۔۔"
سلطان : ہاتھ کاٹنا کس گناہ کی سزا ہو سکتی ہے ؟
سپاہی : ہمیں علم نہیں، مگر شاید کسی کو تھپڑ مارا ہو، یا کسی کو دھکا دیا ہو یا ہاتھ سے کسی کو نقصان پہنچایا ہو۔۔
سلطان : ہاتھ سے تو ہر ایک طرح کا نقصان پہنچایا جا سکتا ہے، قتل، زنا، چوری وغیرہ۔۔
سپاہی : ہمیں انھی لوگوں سے پوچھنا ہوگا جن کے ہاتھ کٹے ہیں۔۔ انھوں نے ایسا کچھ تو کیا ہوگا۔۔
اور پھر سپاہی ان لوگوں کو بلواتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں کہ ہمیں سچ سچ بتاؤ کہ تم نے کیا کیا ہے ورنہ ہم تمھاری ٹانگیں بھی کاٹ دیں گے۔۔ آخر تم لوگوں نے کسی کے ساتھ کوئی تو غلط کام کیا ہوگا جس کی وجہ سے کسی نے تمھارے ساتھ ایسا کیا۔۔
تمھاری دشمنی کس کس سے ہے ؟
وہ لوگ : سچ بات یہ ہے کہ ہم چور ہیں اور ہم قافلے لوٹتے ہیں۔
سلطان : تم لوگوں نے کتنے قافلے لوٹے ہیں ؟
وہ چور : تقریباً پچاس۔۔
سلطان : پھر ان میں سے ہی کسی نے ایسا کیا ہوگا۔۔
اب ہر اک قافلے کا پتہ لگانا ہوگا تاکہ پتہ چل سکے کہ ان کے ساتھ کس نے ایسا کیا ہے مگر کیا تو اس نے ٹھیک ہی ہے اس طرح سے یہ آئندہ چوری نہیں کر سکیں گے۔۔
پھر سلطان کہتا ہے کو قافلے تم نے حال ہی میں لوٹے ان کے بارے میں بتاؤ۔۔
وہ چور : ہم نے کل ہی اک قافلہ لوٹا ہے۔۔
سلطان : کس کا؟
چور : وہ اک چھوٹا سا بچہ تھا جس کے پاس بہت سارے اونٹ تھے اور ان میں خزانہ۔۔
سلطان : اس بچے کو بلواؤ
سپاہی : (اس بچے کو پیش کرتے ہیں) اور کہتے ہیں بادشاہ سلامت ہم نے اسے چوری کے الزام میں کل ہی اندر کیا ہے۔۔
سلطان : (بچے سے) نام کیا ہے تمھارا؟
بچہ : میرا نام مہن ہے
سلطان : کہاں سے آئے ہو، کوئی گھر کا پتہ؟
مہن : مجھے یاد نہیں۔۔
سلطان : ان لوگوں کو جانتے ہو؟
مہن : انھوں نے میرا کل قافلہ لوٹا تھا اور مجھے چوری کے الزام میں پھنسا دیا۔۔
مہن (اپنا واقعہ سناتا ہے)
سلطان : اس کا مطلب مال تمھارا ابھی نہیں تھا۔۔ پھر حکم دیتا ہے کہ ان قافلے والوں کو صحرا میں سے تلاش کرو اور ان میں سے سی کے پاس تو کوئی شناخت ہوگی، یا پھر یہ پتہ لگاؤ کہ وہ کہاں سے اپنا سامان لا رہے تھے، لازمی کوئی نہ کوئی جاننے والا مل جائے گا اور جب ملے تو اس سے ان کے گھر والوں کا پتہ لگاؤ اور مال ان سے لے کر انھیں واپس کر دو۔۔
پھر مہن سے مخاطب ہو کر کہتا ہے :
"تمھیں کوئی اندازہ ہے بچے کہ ان کے ہاتھ کس نے کاٹے ؟"

مہن (ابھی کچھ بولتا اس سے پہلے اک سپاہی کہتا ہے)
حضور یہ تو رات کو جیل میں تھا اسے کیا پتہ!

سلطان : ٹھیک ہے (پھر مہن سے کہتا ہے کہ تم میرے ساتھ ہی رہو، کیوں کہ بادشاہ کی کوئی اولاد نہیں ہوتی اور بچہ خوبصورت بھی ہوتا اس لیے وہ اسے رکھ لیتا ہے) پھر سلطان حکم دیتا ہے کہ ملک میں سارے لٹیروں کو پکڑا جائے اور دریافت کیا جائے کہ ہاتھ کس نے کاٹے ہیں!

پھر سپاہی بہت سارے لٹیروں کو پکڑتے ہیں اور ان سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا کبھی کسی قافلے والے میں سے کسی شخص نے تمھارے کسی چور کا ہاتھ کاٹا ہو؟

کوئی بھی ایسا نہیں ملتا جو یہ تسلیم کرتا ہے، نہ ہی کوئی قافلے والا ایسا کہتا ہے کہ اس نے چوروں کے ساتھ ایسا کیا ہو، بہر حال اس حکم سے ملک میں امن قائم ہوجاتا ہے اور آہستہ آہستہ ہاتھ کاٹنے والی بات پرانی ہوجاتی ہے اور بادشاہ اس پر پھر زیادہ توجہ بھی نہیں دیتا کیوں کہ ہاتھ بھی چوروں کے ہی کاٹے گئے ہوتے ہیں اس لیے ایسے انسان کو پکڑ کر سزا بھی نہیں دی جا سکتی۔۔

مہن (پندرہ سال تک بادشاہ کے ساتھ ہی رہتا ہے اور ریاست کے مسائل کو بھی سیکھتا ہے، بادشاہ اسے اپنے بیٹے جتنا پیار کرنے لگتے ہیں، لیکن اک وزیر کو یہ بات ہضم نہیں ہورہی ہوتی، وہ سوچتا ہے کہ بادشاہ کے مرنے کے بعد یہ نیا حکمران بنے گا اور میرے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا، اس لیے وہ سازش سے کچھ سپاہی اپنے ساتھ بھی ملاتا رہتا ہے۔۔ مہن بادشاہ سلامت کو مختلف مشورے دیتا ہے.جس سے ریاست ترقی کرتی ہے اور اس میں امن بھی قائم ہوجاتا ہے)

پھر مہن کو اک رات سوتے ہوئے خواب آتا ہے.جس میں کوئی کہہ رہا ہوتا ہے
"ہم چاہتے ہیں کہ تم ساری دنیا کی سیر کرو اور وہاں کے حالات جانو"

اس سے اگلے دن مہن، بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور اجازت طلب کرتا ہے، بادشاہ اپنے وفادار پیادوں کے ساتھ مہن کو بہت شان و شوکت سے روانہ کرتا ہے۔۔

دوران سفر جب مہن اپنی ریاست کو چھوڑ کر کسی دوسری ریاست میں داخل ہوتا ہے تو وہاں دیکھتا ہے کہ اک لڑکا اپنی کھال نوچ رہا ہوتا ہے اور اس کے جسم سے خون بہہ رہا ہوتا ہے۔۔

مہن اس سے مخاطب ہو کر پوچھتا ہے : تم ایسا کیوں کر رہے ہو؟

لڑکا : وہ میری بہن کو لے گیا!
وہ اس کے ساتھ زبردستی کرے گا اور میں اتنا مجبور ہوں کہ کچھ کر بھی نہیں سکتا۔

مہن : کون لے گیا؟

لڑکا : اس ریاست کا بادشاہ

مہن : (لڑکے سے) گھبراؤ نہیں میں اس کو واپس لے آؤں گا۔۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں

تھوڑا آگے جاتے ہوئے، پیادے، مہن سے کہتے ہیں کہ آپ اپنی ریاست میں نہیں ہیں اور نہ ہی ہمارے پاس اتنے سپاہی اور اصلحہ ہے کہ ہم کسی سے جنگ کر سکیں اور ابھی تو آپ کو بہت ساری ریاستوں کی سیر کرنا ہے، اس طرح کے لوگ آپ کو مختلف ریاستوں میں ملیں گے، ہم سب کی مدد نہیں کر سکتے۔۔

اسی طرح سفر میں اک اور جگہ اک کسان اپنے بچے کو مارنے کے لیے تلوار اس کے سینے پر رکھ دیتا ہے اور آنسو بہاتے ہوئے جب اس پر حملہ کرنے والا ہوتا ہے تو مہن اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔۔

مہن : اس بچے کو کیوں مار رہے ہو؟

کسان : غلامی سے تو موت بہتر ہے، یہ بھی بڑا ہو کر میری طرح غلام ہی بنے گا اور ساری زندگی تکلیف میں گزارے گا۔۔

مہن : کس کا غلام ؟

کسان : یہاں کے حاکم کا.

مہن : (کسان کو حوصلہ دیتے ہوئے) فکر نہ کریں ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے۔۔

میں آپ کی مدد کروں گا

مختصر یہ کہ مہن چار سال میں ساری دنیا کی سیر کرتا ہے اور اسے اس دوران کہیں قتل ہوتا دکھائی دیتا ہے، کہیں زنا، کہیں اولاد کو زندہ در گور کرنا، کہیں خودکشی، کہیں لوٹ مار، کہیں نشہ۔۔۔ ظلم۔۔ وغیرہ

اور یہ سب دیکھ کر اس کے دل میں انصاف کی خواہش اور برے لوگوں کے خلاف نفرت بڑھ جاتی ہے۔۔

جب مہن واپس آتا ہے تو اسے پتہ چلتا ہے کہ وزیر نے کچھ سپاہیوں کے ساتھ مل کر بادشاہ کو قتل کر دیا ہے اور ریاست پر قابض ہو گیا ہے اور لوگوں پر ظلم کر رہا ہے، ایماندار سپاہیوں میں سے کچھ کو مار دیا اور باقیوں کو قید کر لیا ہے، اور مہن کے ریاست میں داخل ہوتے ہی، اس کو بھی پیادوں سمیت گرفتار کر لیا جاتا ہے اور اسے جیل میں ڈال دیا جاتا ہے۔۔

اور پھر وزیر، مہن کو خط لکھتا ہے

"اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو میرا ساتھ دو ورنہ تمھیں سب کے سامنے لٹکا دیا جائے گا"

مہن خط کو پھاڑ دیتا ہے۔۔

پہلے ہی مہن کے دل میں انتہائی نفرت ہوتی ہے اور یہاں پر لوگوں پر ظلم ہوتا دیکھ کر مزید یہ نفرت بڑھ جاتی ہے پھر مہن اوپر کی طرف منہ کر کے کہتا ہے

"اے مجھے بنانے والے مجھے اتنی طاقت دے کہ میں سب کے ساتھ انصاف کر سکوں اور ہر ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دے سکوں"

(اتنے میں اک آگ آ کر مہن کے سینے سے ٹکراتی ہے اور پھر مہن جیل کے دروازے کو ہاتھ لگاتا ہے تو وہ جل کر راکھ ہو جاتا ہے)

پھر مہن کہتا ہے : انصاف کا وقت شروع
ساتھ والے پیادوں سے کہتا ہے میرے ساتھ چلو۔ ۔
وزیر کے پیادوں کو بھی اس کی خبر ہو جاتی ہے تو اک پیادہ بھاگتے ہوئے وزیر کی طرف آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ : وہ آرہا ہے
وزیر : کون ؟

پیادہ : مہن ۔ ۔
وزیر اپنے سپاہیوں کو حکم دیتا ہے کہ مہن کو قتل کردو۔ ۔ وہاں پر پھر جنگ ہوتی ہے اور مہن اس کے سپاہیوں کو مارتا ہوا اس تک پہنچ جاتا ہے اور وزیر کو قتل کردیتا ہے پھر اس کی تلوار کو ہاتھ میں پکڑ کر کہتا ہے
"آج سے سلطان میں ہوں"
اس پر سبھی لوگ (وہاں موجود) بیک زبان کہتے ہیں : جی حضور
پھر مہن کہتا ہے : آج سے ساری دنیا میں انصاف ہوگا، پھر حکم دیتا ہے تمام لوگوں کو آزاد کردیا جائے، آپ سب آزاد ہیں، کوئی کسی کا غلام نہیں، تم لوگ میرے غلام نہیں ہو بلکہ اللہ کے بندے ہو۔ ۔
پھر ان سپاہیوں کو قید کرنے کا حکم دیتا ہے جنھوں نے وزیر کا ساتھ دیا اور حکم کی تعمیل کی جاتی ہے ۔ ۔
ابھی یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے کہ اک قاصد خط لے کر وہاں پہنچتا ہے اور اس میں لکھا ہوتا ہے)
"آپ نے میری بہن کو بچانے کا وعدہ کیا تھا"
مہن خط پڑھتے ہی غصے سے لال ہو جاتا ہے اور اس کی آنکھوں سے دو آنسو گرتے ہیں (اور جہاں گرتے ہیں وہاں شعلے نکلتے ہیں)
سپاہی کہتے ہیں کہ یہ خط جھوٹا بھی ہو سکتا ہے
تو مہن اس خط کو مکمل پڑھتا ہے
اس میں آگے لکھا ہوتا ہے "یہاں کے بادشاہ کا اصول ہے کہ وہ 13 سال کی لڑکی کو اٹھواتا ہے اور جب وہ 17 کی ہو جاتی ہے تو تب وہ اس کے ساتھ بدکاری کرتا ہے پھر اسے قتل کردیتا ہے ، اس کے ظلم کا شکار ہزاروں لڑکیاں ہوتی ہیں ۔ ۔ صرف آپ ہی ہماری مدد کرسکتے ہیں"
مہن (سپاہیوں سے) : ہمارا لشکر تیار کرو اور وہاں میں خود اس کا سپہ سالار ہوں گا
ہم آج ہی وہاں حملہ کریں گے ۔ ۔ ۔
پھر لشکر تیار کیا جاتا ہے جس میں سب سے قابل جنگجو سپاہی اور تیز ترین ہتھیار ساتھ لیے جاتے ہیں اور پھر مہن اپنے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے اور اس بادشاہ کے محل کی طرف پہنچ جاتا ہے اور جاتے ہی حملہ کردیتا ہے اور پھر جنگ شروع ہو جاتی ہے اور مہن قتل کرتا ہوا بادشاہ کے کمرے تک جا پہنچتا ہے (وہاں پر ہاتھ باندھے کئی لڑکیاں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں)
مہن بادشاہ کو گرفتار کرلیتا ہے مگر پھر بھی جنگ اس کے سپاہیوں کے ساتھ دو دن تک جاری رہتی ہے جب تک کہ مہن کے سپاہی ان پر غالب نہیں آجاتے اور اس میں مہن ان کے سپاہیوں پر آگ بھی برساتا ہے ۔ ۔

مہن تمام لڑکیوں کو آزاد کر دیتا ہے اور پھر وہاں کی عوام سے مخاطب ہو کر کہتا ہے
"آج سے تم سب آزاد ہو، کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوگا، اگر آپ چاہیں تو مجھے اپنا حاکم تسلیم کر سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو خود سے نیا حاکم بنا سکتے ہیں"

عوام : آپ ہی ہمارے حاکم بنیں۔۔

پھر مہن اس لڑکے سے (جس نے خط لکھا) طلب کرتا ہے اور وہ ہاتھ باندھے مہن کے حضور حاضر ہوتا ہے۔۔

مہن : کیا میں نے اپنا وعدہ پورا کیا؟

لڑکا : جی حضور (پھر وہ اپنی بہن کو وہاں پر بلاتا ہے.جس کا نام "اسما" ہوتا ہے اور جب اس کی بہن وہاں پر آتی ہے تو مہن اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر انتہائی غصے کی حالت میں آجاتا ہے کیوں کہ اس کا چہرہ نوچا گیا ہوتا ہے)

پھر مہن کہتا ہے کہ اس بادشاہ کو یہاں لے کر آؤ

مہن : اسے باندھ دو

پھر اسے باندھ دیا جاتا ہے اور مہن کہتا ہے کہ آج میں ایسا انصاف کروں گا جس سے ساری دنیا کے بادشاہ ظلم کرنا چھوڑ دیں گے۔۔

آج میں اس کی یہ آنکھیں نکال دوں گا جس سے یہ بری نظر سے دیکھتا تھا (یہ کہتے ہوئے آنکھیں نکال دیتا ہے) پھر کان کاٹ دیتا ہے، پھر ٹانگیں کاٹ دیتا ہے اور میں ان ہاتھوں کو کاٹ رہا ہوں جو گناہ کی طرف بڑھتا تھا، پھر مہن سر سے پکڑ کر اس کی کھال کھینچ دیتا ہے، پھر مہن اس لڑکے کو حکم دیتا ہے اس کا سر کاٹ دو : اور وہ لڑکا غصے سے اس کا سر کاٹ دیتا ہے۔۔

مہن "ظلم کرنے والوں کی یہی سزا ہے"

اس کے بعد مہن اسٹر کے سے کہتا ہے کہ آج سے تم ہمارے مہمان ہو اور باقی سب قیدی (جو بادشاہ نے ظلم کی وجہ سے بنائے ہوتے ہیں) وہ یہاں کے نگران ہوں گے اور پھر مہن اس لڑکے کو کے کر اپنی ریاست میں اک دفعہ واپس چلا جاتا ہے۔۔

لیکن مہن واپس آکر بھی سکون میں نہیں ہوتا اور اپنی سپاہیوں سے کہتا ہے چند دن آرام کر لو اور جو زخمی ہیں ان کا علاج کیا جائے اور جب وہ تندرست ہو جائیں گے تب ہم اگلی ریاست پر حملہ کریں گے۔۔

اس دوران مہن اک نظام مرتب کرتا ہے.جس میں وہ مختلف محکمے بناتا ہے :

قاتل تلاش کرنے والا محکمہ (براسن)

زنا روکنے والا محکمہ (جوین)

مجرم تلاش کرنے والا (قوق)

چوری ختم کرنے والا (فاتظ)

نشہ ختم کرنے والا (نحیابط)

عام مسائل حل کرنے والا (سنائل)

اس کے لیے مہن مختلف سپاہی اور لوگ منتخب کرتا ہے اور اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بہت ہی جلد قاتل، چور، زانی، نشہ کرنے والے پکڑے جاتے یا مارے جاتے ہیں اور پکڑے جانے والے مجرم اگر قاتل اور زانی ہو تو سر عام سزا دیتا ہے۔۔ اس سے جرائم ہونا بہت ہی کم ہو جاتے ہیں۔۔۔

ایک کتاب "مہن کے زویق" کے مطابق 2000 قاتل، 10000 زانی اور 40000 کے قریب چور اور ایک لاکھ کے قریب نشہ کرنے والوں کو مہن سزا دیتا ہے۔۔

اور تقریبا 70000 لڑکیوں کی شادیاں کرواتا ہے۔۔

نشہ آور چیزوں کی پیداوار سختی سے منع کرواتا ہے۔۔

پھر مہن اگلی ریاست پر حملہ کرتا ہے جو کہ اتنی بڑی نہیں ہوتی اور مہن آسانی سے اس پر قابض ہو جاتا ہے اور بالکل پہلی ریاست کی طرح عوام میں انصاف کرتا ہے اور ان سے پوچھ کر ہی ان کا حاکم بنتا ہے۔۔

عوام، مہن سے بہت خوش ہوتی ہے لیکن مہن پھر بھی پریشان ہی رہتا ہے۔۔

کسی سوچ میں مہن گم ہوتا ہے تو اتنے میں سسما اس کے لیے پانی لاتی ہے

(اور سر جھکائے) کہتی ہے: مہن: پانی

(مہن اک دم چونک جاتا ہے پھر پانی کا گلاس پکڑ کر اک گھونٹ پانی پیتا ہے اور پھر گلاس اسے واپس کر دیتا ہے)

سسما: حضور اجازت ہو تو میں اک بات پوچھنا چاہتی ہوں

مہن: جی پوچھیے۔۔

سسما: آپ ہمیشہ پریشان کیوں رہتے ہیں؟۔

مہن: بہت سے لوگ میرے منتظر ہوں گے، بہت ساری جگھوں پر ظلم ہو رہا ہو گا اور ان لوگوں کو میری مدد کی ضرورت ہو گی، اس لیے میں ان کے لیے پریشان رہتا ہوں۔

سسما: جی حضور۔۔

مہن: اب آپ جا سکتی ہیں

سسما: اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے

دراصل سسما مہن سے پیار کرنے لگتی ہے۔۔ اسے جب بھی موقع ملتا ہے وہ مہن کی خدمت میں حاضر ہو جاتی تھی، اس نے دوسروں کے بھی بعض کام کرنا شروع کر دیے تھے تاکہ وہ مہن کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزر سکے۔۔ سسما اسے یہاں وہاں سے دیکھتی ہی رہتی ہے لیکن وہ اپنے کام میں ہی مصروف رہتا ہے حتی کے سسما کے بھائی کو بھی اس بات کی خبر نہیں ہو پاتی۔۔

مہن؛ نئی نئی اصطلاحات نافذ کرتا جاتا ہے اور اس طرح علاقے فتح کرتا جاتا ہے، بعض علاقوں کے سردار تو خود ہی اپنی ریاست اس کے حوالے کر دیتے ہیں۔ مہن ان کو باقی لوگوں کی نسبت کم سزا دیتا ہے اور حاکم کو بھی کوئی عہدہ دے دیتا ہے۔۔

اک جگہ پر اک ظالم جادوگر حکمران تھا اور وہ بھی کئی علاقے فتح کر چکا تھا، اس کا نام "کلسن" تھا۔۔

سپاہیوں کو مہن پر بھروسہ تھا لیکن کلسن سے ڈرتے تھے۔۔

مہن نے اپنی فوج تیار کی اور جنگ کے لیے روانہ ہوئے اور کلسن نے بھی جادو سے اس بات کی خبر لگالی تھی اور اس نے بھی اپنی فوج تیار کی اور اس نے اپنی فوج سے کہا کہ ان کو ختم کر دو۔۔
وہاں پر سب سے عجیب بات جس کا مہن کے سپاہیوں کو سامنا کرنا پڑا وہ یہ تھی کہ کلسن کے سپاہی تلوار سے قتل نہیں ہوپا رہے تھے، انھیں جیسے ہی مارا جاتا تو وہ دوبارہ ٹھیک ہو جاتے۔۔
مہن کے سپاہی مر رہے تھے اور فوج کمزور پڑ رہی تھی، تب مہن نے اپنی فوج کو للکارا اور کہا کہ یہ جادو سے فوج تیار کی گئی ہے اور اب میں اس کا خود سامنا کروں گا
پھر مہن اک پرندے کو اشارہ کرتا ہے اور وہ بہت بہت بڑا بن جاتا ہے اور پھر مہن اسے اشارے سے نیچے لاتا ہے اور اپنے سپاہیوں سے کہتا ہے کہ اس کے پیچھے چھپ جاؤ اور پھر مہن بہت زیادہ پرندے بناتا ہے جو کلسن کی فوج کو اٹھاتے ہیں اور اوپر لگا کر نیچے پھینک دیتے ہیں مگر کلسن کی فوج کو پھر بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔
پھر مہن پتھروں سے اس کی فوج پر حملہ کرتا ہے مگر انھیں کچھ نہیں ہوتا اور ادھر کلسن کو پتہ چل جاتا ہے کہ مہن اپنی طاقتوں کا استعمال کر رہا ہے تو وہ جادو سے اپنی فوج کی طاقت اور زیادہ بڑھا دیتا ہے اور پھر اس کی فوج مہن پر حملہ کر دیتی ہے. جس سے مہن زخمی ہو جاتا ہے۔۔
پھر مہن ان پر سورج کی روشنی سے حملہ کرتا ہے، اور اس کا ان پر اثر ہوتا ہے اور کلسن کی فوج جلنا شروع ہو جاتی ہے مگر مہن زخمی ہوتا ہے اور سوچتا ہے کہ اس فوج کو وہ زیادہ دیر تک نہیں روک سکتا، پھر مہن کلسن پر حملہ کرنے کی سوچتا ہے کیوں کہ جب تک وہ زندہ رہے گا وہ جادو سے فوج ٹھیک کرتا رہے گا۔۔
پھر مہن اوپر کی طرف اڑتا ہوا کلسن کی فوج پر حملہ کرتا ہے اور کلسن کی طرف بڑھتا ہے۔۔ جب مہن وہاں پر پہنچتا ہے تو وہاں پر موجود فوج سے اس کی لڑائی ہوتی ہے، مہن اس کی فوج کے چند سپاہیوں کو شدید زخمی کرتا ہے تو کلسن کہتا ہے کہ میں خود اس سے لڑوں گا۔۔
پھر دونوں کی لڑائی ہوتی ہے اور دونوں ہی اپنی طاقتوں کا استعمال کرتے ہیں، اس دوران مہن کی نظر اس کے دل پر پڑتی ہے اور وہ آگ کی مثل جل رہا ہوتا ہے، مہن موقع پاتے ہی اس کے دل پر حملہ کرتا ہے. جس سے وہ گر جاتا ہے، پھر مہن دوسرے حملے میں اس جگہ پر پانی بنا کر حملہ کرتا ہے جس سے کلسن کمزور ہوتا جاتا ہے، پھر مہن بار بار ایسا ہی کرتا ہے اور کلسن کے ساتھ ساتھ اس کے سپاہیوں کی طاقت بھی کم ہوتی جاتی ہے اور اب پرندے جب انھیں پھینکتے ہیں تو وہ مرنا شروع ہو جاتے ہیں اور پھر مہن کی فوج بھی ان پر حملہ کرتی ہے اور انھیں مار دیتی ہے۔۔ اور ادھر مہن آخری حملہ برف کے اک بڑے تودے سے کرتا ہے. جس سے وہ مر جاتا ہے۔۔

پھر مہن قیدیوں کو رہا کر دیتا ہے۔۔ اک جگہ پر (قید خانے) میں اک لڑکی جو تقریباً 26 سال کی اور اس کی بچی جو تقریباً 10 سال کی ہوتی ہے اور اک 50 سال کی عورت قید ہوتی ہیں۔۔

مہن جب دروازہ کھولتا ہے تو وہیں گر جاتا ہے اور سامنے بیٹھی لڑکی (26 سالہ) کہتی ہے کہ یہ تو میرا بھائی ہے۔۔

اور مہن کو اٹھاتے ہوئے کہتی ہے کہ بھائی آپ آ گئے۔۔ کوئی میرے بھائی کو ٹھیک کرو۔۔

اتنے میں مہن کی فوج بھی محل میں داخل ہو جاتی ہے اور قیدیوں کو رہا کرتی ہے اور ادھر وہ لڑکی مہن کو اٹھاتے ہوئے کبھی یہاں بھاگتی ہے کبھی وہاں اور کہتی ہے کہ بھائی میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔

مہن کی فوج کے کچھ سپاہی یہ کہتے ہیں کہ مہن کو واپس لے جایا جائے اور وہاں پر علاج کریں گے مگر وہ لڑکی اصرار کرتی ہے کہ مہن میرا بھائی ہے اور میں اس کا علاج یہیں کروں گی۔۔ اور اکثریت فوج کا بھی یہی خیال ہوتا ہے کیوں کہ مہن زخمی ہوتا ہے۔۔

ان میں سے اک بوڑھا سپاہی ہوتا ہے اور وہ یہ رائے دیتا ہے کہ کچھ سپاہی یہاں ٹھہر جائیں اور باقی واپس ریاست میں چلے جائیں اور وہاں کے لوگوں کا خیال رکھیں۔۔

بالآخر مہن کا وہیں پر علاج شروع ہو جاتا ہے اور وہ لڑکی دن رات مہن کی خدمت کرتی ہے اور اس کی بیٹی بھی اس کے آس پاس ہی رہتی ہے۔۔

بزرگ سپاہی اس لڑکی سے اس کا نام پوچھتا ہے تو وہ بتاتی ہے۔۔

مالشین اور میری بیٹی کا نام سمسین۔۔

مہن کو 10 دن بعد ہوش آتی ہے تو مالشین چلا کر کہتی ہے، بھائی ٹھیک ہو گئے۔

سمسین دیکھو تمہارے ماموں کو ہوش آ گیا۔۔

مہن، مالشین یہ بات کہنے ہی والا ہوتا ہے کہ وہ اس کا بھائی نہیں کہ اتنے میں سمسین آ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے اور کہتی ہے کہ ماموں آپ ہمارے ساتھ ہی رہیں گے نا!

اس پیار کو سمسین کی آنکھوں میں دیکھ کر وہ کہہ نہیں پاتا۔۔

پھر مہن سوچتا ہے کہ وہ اسے اپنا بھائی کیوں کہہ رہی ہے یہ جاننے کے لیے مہن اس کا ہاتھ پکڑتا ہے تو اس کے بھائی کی شکل مہن کے دماغ میں آ جاتی ہے اور سارا واقعہ بھی۔۔ دراصل مالشین کا اک بھائی جس کا نام بھی مہن ہی ہوتا ہے اور شکل بھی بالکل اسی مہن کی طرح ہوتا ہے، تین سال پہلے اسے یہ کہہ کر جنگ پر جاتا ہے کہ وہ جنگ جیت کر آئے گا مگر حقیقت میں وہ جنگ میں ہی مارا جاتا ہے اور اس کی یہ بہن پیچھے سے کلسن قید کر لیتا ہے، اتفاق سے مہن وہ علاقہ بھی فتح کر چکا ہوتا ہے جہاں پر اس کا بھائی جنگ کے لیے گیا تھا۔۔

اور پھر مہن سوچتا ہے کہ اس کی بھی کوئی بہن نہیں ہے اور وہ دنیا میں اکیلا ہے تو وہ (مسکراتے ہوئے) کہتا ہے: جی میری پیاری سمسین، میں یہیں رہوں گا۔

پھر بزرگ سپاہی مہن کے پاس آتا ہے اور سوال پوچھنے کی اجازت طلب کرتا ہے

مہن : جی پوچھیے

حضور! کیا یہ آپ کی بہن ہے ؟

مہن : (ہلکا سا سر ہلاتے ہوئے) جی ۔

بزرگ کے دل میں اور بھی سوال ہوتا ہے مگر وہ نہیں پوچھتا ہے ۔ ۔ اتنے میں مالشین اور سمسین آ جاتی ہیں اور وہ مہن کو پینے کے لیے کچھ پیش کرتی ہیں ۔ ۔ جس سے مہن بہت خوش ہوتا ہے کیوں کہ پہلی دفعہ کوئی اسے اپنا کہنے والا ملتا ہے ۔ ۔ پھر مہن اک سپاہی کے ہاتھ پیغام بھیجتا کہ ہماری ریاست میں جا کر پیغام پہنچا دو کہ مہن کچھ دن ٹھہر کر ریاست میں واپس آئے گا اور ریاست میں ویسے بھی امن و امان قائم ہوتا ہے اس لیے مہن کے وہاں پر قیام سے کسی قسم کے نقصان نہیں ہوتا ہے ۔ ۔ ۔

اس کے بعد مہن اپنی بہن (مالشین) کے ساتھ وہاں رہتا ہے اور وہ اسے ریاست میں موجود مختلف لوگوں کی سیر کراتی ہے ، پھر چند دن ٹھہر کر مہن اپنی بہن سے کہتا ہے کہ آو اب اس جگہ چلتے ہیں جہاں پر میں اب رہتا ہوں ۔ ۔

مالشین : آپ نے کتنی ریاستیں فتح کی ہیں ؟

مہن : بہت ساری

مالشین : (خوش ہوکر) میں کہتی تھی نا کہ آپ اک دن بہت بڑے حکمران بنو گے ۔ ۔

مہن : اب یہیں باتیں کرتی رہو گی یا میرے ساتھ چلو گی ۔

مالشین : میں ضرور جاؤں گی ، بھیا!

مہن : تم مجھے بس مہن ہی بلالیا کرو کیوں کہ مجھے اچھا لگتا ہے کہ میری بہن مجھے میرے نام سے بلائے ۔ ۔

مالشین : کیوں نہیں مہن جی! اب آپ حکمران جو بن گئے ہیں ، آج سے میں یہ بات لکھ لیتی ہوں اور پھر وہ اک کاغذ لے کر اس پر لکھ لیتی ہے کہ میں اپنے بھائی مہن سے بہت پیار کرتی ہوں ۔ ۔

مہن : کیا لکھا ؟

مالشین : (پھر وہ کاغذ دکھاتی ہے)

مہن (مسکراتے ہوئے) اب ہم اپنی ریاست میں چلتے ہیں اور سمسین کہتی کہ وہ چند دن ٹھہر کر آئے گی ۔ ۔

مہن : کیوں ؟

سمسین : میں اس ریاست کی سیر کرنا چاہتی ہوں اور میں اور چچی (بوڑھی عورت) چند دن ٹھہر کر آئیں گی ۔

مہن : ٹھیک ہے سمسین ۔ ۔

سمسین : ماموں ، میری امی کا خیال رکھنا ۔ ۔

مہن : ہاں بابا! میں ہر طرح سے اس کا خیال رکھوں گا!

سمسین : وعدہ ؟

مہن : ہاں جی، پیاری سمسین، وعدہ۔۔

(مہن چند سپاہیوں کو وہاں چھوڑتا ہے اور باقی سپاہیوں کے ساتھ محل واپس آتا ہے)

محل میں مہن کی آمد پر شاندار استقبال کیا جاتا ہے (مہن اپنی بہن کا ہاتھ پکڑے ہوئے محل میں داخل ہوتا ہے اور مہن کی بہن، مہن سے خوش گپیاں لگا رہی ہوتی ہے، اور مہن اپنی بہن کے ساتھ ہی زیادہ وقت یہاں پر گزار رہا ہوتا ہے، اسے کبھی محل کی سیر کراتا ہے اور کبھی ریاست کی۔۔

سب کچھ ٹھیک چل رہا ہوتا ہے لیکن سسما یہ سوچتی ہے کہ مہن مالشین سے پیار کرتا ہے (اسے یہ علم نہیں ہوتا کہ وہ اس کی بہن ہے)

اس لیے وہ جب بھی مہن کو اس کے ساتھ دیکھتی ہے تو اس کا دل جلتا ہے اور مہن سسما پر توجہ بھی نہیں دیتا۔۔

سسما سوچتی ہے کہ اگر اسے مہن کو حاصل کرنا ہے تو صرف اک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ مالشین کو قتل کر دیا جائے۔

سسما اس محل میں بہت دیر سے رہ رہی ہوتی ہے اس لیے اسے ہر چیز کا علم ہوتا ہے۔۔ سسما محل سے زہر چراتی ہے اور موقع ملتے ہی اسے مالشین کے کھانے میں ملا دیتی ہے اور جب مالشین کھانا کھلاتی ہے تو اس کو زہر کا اثر ہوجاتا ہے۔۔

مالشین (مہن سے کہتی ہے) مجھے کچھ ہو رہا ہے۔۔

مہن : کیا ہو رہا ہوتا ہے؟

اتنے میں ہی مالشین کا رنگ بدلنا شروع ہوجاتا ہے اور وہ بے ہوش ہونا شروع ہوجاتی ہے

مہن : تمھیں کچھ نہیں ہوگا

مالشین : بچھڑنے کا وقت آگیا، بھیا

مہن : تمھیں کچھ نہیں ہوگا، اور پھر زور سے چلاتا ہے حکیم کو بلاؤ

(مالشین کے منہ سے بھیا کا لفظ سن کر سسما کو پتہ چلتا ہے کہ وہ اس کا بھائی ہے)

مہن اپنی طاقت سے زہر کا اثر زیادہ نکال دیتا ہے لیکن پھر بھی کچھ زہر کا اثر اس کے اندر موجود ہوتا ہے۔۔

اک حکیم وہاں پر علاج کے لیے آتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اگر اس کا اثر اس کے جسم میں رہے گا تو وہ اک ہفتے کے اندر دنیا سے چلی جائے گی۔۔

(مختلف حکیم اس کے علاج کے لیے بلوائے جاتے ہیں مگر زہر کا اثر ختم نہیں ہو رہا ہوتا، مہن دن رات اپنی بہن کے پاس بیٹھا آنسو بہا رہا ہوتا ہے)

اک بزرگ حکیم یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے جسم میں موجود زہر کو چوس لے تو یہ لڑکی زندہ بچ سکتی ہے مگر وہ شخص خود مر جائے گا ، اور اس کے جسم سے زہر کو جادو کے ذریعے ہی چوسا جا سکتا ہے ، ۔ ۔

ادھر یہ سب کچھ چل رہا ہوتا ہے اور ادھر سمسا اک چاقو لے کر کمرے میں داخل ہوتی ہے اور خود کو بند کر لیتی ہے ۔ ۔

اور مہن اتنا پریشان ہوتا ہے کہ یہ بھی نہیں کہہ پا رہا ہوتا کہ زہر دینے والے کو تلاش کرو ، اگرچہ عوام میں ضرور حل چل مچ جاتی ہے ۔ ۔

مہن کی ذرا سی آنکھ لگتی ہے تو اسے خواب آتا ہے

"انصاف کرو اور اپنا وعدہ نبھاؤ"

پھر آنکھ کھل جاتی ہے اور اسے سمسین سے کیا وعدہ یاد آتا ہے ۔ ۔

اتنے میں ہی اک قاصد وہاں پر آتا ہے اور کہتا ہے کہ آج شام سمسین بھی آ رہی ہے ۔ ۔

مہن اپنی بہن کا ہاتھ تھام کر کہتا ہے ، میں اپنا وعدہ نبھاؤں گا ۔ ۔

یہ کہہ کر مہن اپنی بہن کے جسم میں موجود زہر کو چوس لیتا ہے

ادھر سمسا کا بھائی اسے تلاش کر رہا ہوتا ہے تاکہ وہ اس حالت میں مالشین اور مہن کا خیال رکھ سکے ، جب وہ اک کمرہ کھولنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اندر سے بند ہوتا ہے اور کسی کی سانسیں چلنے کی ہلکی ہلکی سی آواز آ رہی ہوتی ہے ، جب وہ دروازہ توڑتا ہے تو سامنے اس کی بہن ہوتی ہے جس کی گردن آدھی کٹی ہوئی ہوتی ہے اور وہ کہہ رہی ہوتی ہے مہن مجھے معاف کر دینا مجھے پتہ نہیں تھا کہ وہ تمہاری بہن ہے ۔ ۔

وہ سمسا کو گود میں لے کر رونے لگتا ہے اور اتنے میں ہی اس کی موت ہو جاتی ہے ۔ ۔

ادھر مالشین ٹھیک ہو جاتی ہے مگر مہن پر زہر کا اثر ہو جاتا ہے (کسی اور آدمی کو زہر دی جاتی تو وہ فوراً مر جاتا مگر مہن ابھی تک زندہ ہوتا ہے)

اور وہ اپنی بہن سے دور اک باغیچے میں بیٹھا ہوتا ، پھولوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے اور اتنے میں سمسین بھی آ جاتی ہے (شام کا وقت ہوتا ہے)

پہلے سمسین ، مالشین سے ملتی ہے اور پوچھتی ہے ، ماموں کہا ہیں ؟

مالشین بتاتی ہے کہ وہ باہر ہوں گے ، انھیں ملو اور بلا کر لاؤ اور کہو کہ میں بالکل ٹھیک ہوں

سمسین : آپ کو کیا ہوا تھا ؟

مالشین : کچھ بھی تو نہیں ، پھر کہتی ہے کہ ماموں کو بلا کر لاؤ اور انھیں کہو کہ ہم سیر کو چلتے ہیں ۔ ۔

سمسین : خوشی سے دوڑتی ہوئی باہر کی طرف آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ تمام فوج ہاتھ باندھے مہن کے پاس کھڑی ہے اور پھر وہ دوڑتی ہوئی مہن تک جا پہنچتی ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے ۔ ۔

مہن (اسے بہت پیار کرتا ہے) اور کہتا ہے کہ میری ، پری آ گئی ۔ ۔

سمسین : ہاں ، ماموں ، اب میں یہاں کی سیر کرنے آئی ہوں آپ کے پاس۔۔

اور آپ کو امی بھی بلا رہی ہے۔۔

ہم سیر کو چلتے ہیں۔۔

مہن (اس کے چہرے کا بوسہ لیتا ہے) اور کہتا ہے

اب شام ہوگئی ہے

"مالشین سے کہو مجھے اب آرام کرنا ہے"

سمسین : جی ، ماموں۔۔

اور آپ کب آئیں گے ؟

مہن : تھوڑا انتظار کرلو (یہ کہتے ہوئے مہن کی آنکھیں بند ہوجاتی ہیں یا وہ اپنی آنکھیں خود ہی بند کرلیتا ہے ، اس سے آگے ابھی تک مورخوں نے صرف اتنا ہی لکھا ہے کہ جب سمسین وہاں پر موجود فوج کو دیکھتی ہے تو "ان کی آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں")

شکریہ